150041 ـ امانتدار شخص امانت كے طور پر ركھے گئے مال پر زكاۃ ادا كردے؟

سوال

سوال: جس شخص كے پاس اپنے دوست يا بھائى كى رقم بطور امانت موجود ہو، اور اس پر سال گزر جائے، ليكن مالك كى طرف سے اسكى زكاۃ ادا نہ كى جائے تو كيا امانت ركھنے والے كو گناہ ہوگا؟ ياد رہے كہ جس شخص كے پاس امانت ركھى گئى ہے، اس نے اپنے مال كى زكاۃ دے دى ہے، اور يہ بھى واضح رہے كہ امانت ركھا ہوا مال امانتدار كے اكاؤنٹ ميں جمع ہونے كى وجہ سے ذاتى مال كے ساتھ ملا ہوا ہے۔

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

امانتدار شخص مالك كى اجازت كے بغير امانت ميں كسى قسم كا تصرّف نہيں كرسكتا۔

اور نہ ہى اس پر اسكى زكاۃ ادا كرنا واجب ہے، كيونكہ وہ خود اس مال كامالك نہيں ہے، اور نہ ہى اس مال كے مالك كا نائب ہے۔

دائمى فتوى كميٹى كے علمائے كرام سے پوچھا گيا:

"ميرے پاس لوگوں كى امانتيں ہيں، ميں ان امانتوں سے انہى كيلئے خريد و فروخت كرتا ہوں، اور ہر ماہ انكى قسطوں پر فروخت شدہ گاڑيوں كى اقساط اپنى قسطوں ميں فروخت شدہ گاڑيوں كى اقساط كيساتھ وصول كرتا ہوں، اور اپنے مفاد كيلئے ان كى امانتوں سے نئى گاڑياں بھى خريدتا ہوں، اور ان لوگوں نے ماہانہ اقساط سے حاصل ہونے والى آمدن كے بارے ميں مجھے مكمل آزادى دے ركھى ہے، چنانچہ جب انكى گاڑيوں كى اقساط مكمل ہوجاتى ہيں تو ميں انہيں انكا رأس المال، اور نفع پورا واپس كرديتا ہوں، ان ميں سے ايك پيسہ بھى اپنے پاس نہيں ركھتا، اور اگر وہ آئندہ تين سال كيلئے مزيد يہى كام [قسطوں پر گاڑيوں كى خريد و فروخت]مجھ سے كروانا چاہيں تو ميں كرديتا ہوں، اس طرح رقم قسطوں كى شكل ميں مجھے واپس ملتى ہے، اور اسى دوران ميرى اپنى گاڑيوں كى قسطيں بھى مجھے موصول ہوتى ہيں، جيسے كہ ميں نے سوال كى ابتداء ميں وضاحت كردى تھى، تو ان رقوم كى زكاۃ كى ادائيگى كا صحيح طريقہ كار كيا ہے؟ ميں ادا كروں؟ يا اس رقم كے مالكان ادا كريں؟ ياد رہے كہ زكاۃ كى ادائيگى كے بارےميں كسى قسم كا م كوئى مختار نامہ مجھے نہيں ديا گيا، اور نہ ہى انہوں نے زكاۃ ادا كرنے سے روكاہے۔

تو انہوں نے جواب ديا:

اول:بہتر يہ ہے كہ آپ كو جن لوگوں نے بطورِ امانت رقوم دى ہيں، انہى كے مفاد كيلئے سرمايہ كارى كريں، آپكو اس

عمل کا اجر وثواب ملے گا، کیونکہ آپ ایسے لوگوں کیساتھ نیکی کر رہے ہیں جنہیں تجارتی لین دین نہیں کرنا آتا، لیکن اگر انہوں نے آپکو وقت مقررہ مکمل ہونے تک اقساط کی مد سے حاصل ہونے والی رقوم کو استعمال کرنے کی اجازت دی ہے تو آپکے اس عمل میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔

دوم: ایسی رقم پر ہر سال زکاۃ واجب ہوگی جن سے قسطوں میں کاریں فروخت کی گئیں ہیں، اور اس زکاۃ کی ادائیگی ان رقوم کے اصل مالکان کرینگے، الّا کہ یہ لوگ آپکو اپنی طرف سے زکاۃ ادا کرنے کی ذمہ داری سونپ دیں، چنانچہ آپ انکی طرف سے زکاۃ مستحق لوگوں کو پہنچائیں گے، اور آپکو اچھے انداز سے نیکی کرنے کا اجر بھی ملے گا"انتہی

"فتاوى اللجنة الدائمة" (13 / 25-26)

چنانچہ زکاۃ کی ذمہ داری مال کے مالک پر ہے، اسکی طرف سے آپ پر زکاۃ ادا کرنا ضروری نہیں ہے، لیکن آپ اسے نصیحت کریں کہ وہ اپنے مال کی زکاۃ مستحق افراد تک پہنچائے؛ کیونکہ فرمانِ باری تعالی ہے:

(وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ)

نیکی اور تقوی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرو، گناہ اور زیادتی کے کاموں میں تعاون مت کرو۔ المائدة/2

لہذا اگر وہ آپکی بات مان لے تو بہت اچھی بات ہے، اور اگر آپکی بات نہ مانے تو آپ اسکی رقم واپس کردیں، اس لئے کہ وہ اپنے مال کے بارے میں اللہ سے نہیں ڈرتا، اور اسکا حق ادا نہیں کر رہا، آپکا یہ عمل بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں شمار ہوگا، ہوسکتا ہے کہ آپ کے اس روّیے سے سیدھے راستے پر آجائے، اور اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے اپنے مال کی زکاۃ ادا کردے۔

واللہ اعلم.